ٹیلیفون نمبر ۹۱

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

اللہ اکبر

الفضل قادیان

روزنامہ

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ۹ روپے
ششماہی ۵ روپے
سہ ماہی ۲ روپے ۱۲ آنے

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN

قیمت فی پرچہ ایک آنہ
قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸ روپے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۵ | مورخہ ۱۱ ربیع الاول ۱۳۵۶ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۲۳ مئی ۱۹۳۷ء | نمبر ۱۱۹

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۱ مئی۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سر درد کی شکایت ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

آج حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب مقامی امیر نے خطبہ جمعہ پڑھا۔ جس میں ذکر الٰہی اور نماز کی باقاعدگی کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی۔

۲۰ مئی۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے محلہ دارالعلوم میں حکیم مولوی محمد الدین صاحب مرحوم آف گوجرانوالہ کی بیوہ کے مکان کی بنیاد رکھی اور دعا فرمائی۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مبلغین سلسلہ کو اہم نصائح

واعظ ایسے ہونے چاہئیں۔ جن کے معلومات وسیع ہوں۔ حاضر جواب ہوں۔ صبر اور تحمل سے کام کرنے والے ہوں۔ کسی کی گالی سے افروختہ نہ ہو جائیں۔ اپنے نفسانی جھگڑوں کو درمیان میں ڈال بیٹھیں۔ خاکسارانہ اور مسکینانہ زندگی بسر کریں۔ سعید لوگوں کو تلاش کرتے پھریں۔ جس طرح کوئی کھوئی ہوئی شے کو تلاش کرتا ہے۔ مفسدہ پرداز لوگوں سے الگ رہیں۔ جب کسی گاؤں میں جائیں۔ وہاں دو چار دن ٹھہر جائیں۔ جس شخص میں فساد کی بدبو پائیں۔ اس سے پرہیز کریں۔ کچھ کتابیں اپنے پاس رکھیں جو لوگوں کو دکھائیں۔ جہاں مناسب جانیں۔ وہاں تقسیم کریں۔۔۔۔۔ من یتق اللہ و یصبر کے مصداق ہوں ان میں تقویٰ کی خوبی بھی ہو۔ اور صبر بھی ہو۔ پاکدامن ہوں۔ فسق و فجور سے بچنے والے ہوں۔ معاصی سے دور رہنے والے ہوں۔ لیکن مشکلات پر صبر کرنے والے ہوں۔ لوگوں کی دشنام دہی پر جوش میں نہ آئیں۔ ہر طرح کی تکلیف اور دکھ کو برداشت کر کے صبر کریں۔ کوئی مارے۔ تو بھی مقابلہ نہ کریں۔ جس سے فتنہ و فساد ہو جائے۔ دشمن جب گفتگو میں مقابلہ کرتا ہے۔ تو وہ چاہتا ہے کہ ایسے جوش دلانے والے کلمات بولے جن سے فریق مخالف صبر سے باہر ہو کر اس کے ساتھ آمادہ بجنگ ہو جائے۔ اخراجات کے معاملہ میں ان لوگوں کو صحابہ کا نمونہ اختیار کرنا چاہیئے۔ کہ وہ فقر و فاقہ اٹھاتے تھے۔ اور جنگ کرتے تھے سادگی سے ادنیٰ معمولی لباس کو اپنے لئے کافی جانتے تھے۔ اور بڑے بڑے بادشاہوں کو جا کر تبلیغ کرتے تھے۔

([illegible])

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق اطلاع

۱۹ رمئی - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اچھی ہے۔ اور حضور کے ہمراہ اہل و عیال بخیر و عافیت ہیں۔

خاکسار حشمت اللہ

واپسی قرضہ چالیس ہزار

احباب کرام کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ماہ مئی ۱۹۳۷ء میں واپسی قرضہ کا قرعہ میاں حیات محمد صاحب پشاور کے نام ہی نکلا ہے اور ایک ہزار روپیہ انکو ادا کیا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ ماہ مئی میں ڈاکٹر فضل کریم صاحب پروبن آباد ڈاکٹر فیروز الدین صاحب عدن اور حاجی بابو سراج الدین صاحب قادیان کو پانسو روپیہ بھی ادا کیا گیا ہے۔

ناظر بیت المال قادیان

ہنگری کے ایک احمدی کے لئے درخواست دعا

شریف دتسا صاحب نو احمدی رئیس بوڈاپسٹ (ہنگری) کا میونسپل الیکشن ۲۹ رمئی ۱۹۳۷ء کو ہونے والا ہے۔ وہ عرصہ سے درخواست دعا کر رہے ہیں خصوصیت سے تمام احمدی افراد ان کے لئے دعا فرمائیں۔ اور اپنے بھائی کی مدد کریں۔ یہ مخلص احمدی ہیں۔ اور ایک پرچہ الفضل کا بھی سال بھر کے لئے ایک غریب احمدی بھائی کے نام جاری کرا چکے ہیں۔ ناظم تجارت

ہدیہ تہنیت کی قرارداد

۱۴ رمئی بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ میں زیر صدارت جناب مولوی برکت علی صاحب لائق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لودھیانہ ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں متفقہ طور پر قرار پایا۔ کہ ملک معظم جارج ششم کی تاج پوشی کی تقریب پر آنریبل چودھری سر ظفر اللہ خان صاحب ممبر اگزیکٹو کونسل وائسرائے ہند کو جو خطاب کے۔ سی۔ ایس۔ آئی کا دیا گیا ہے۔ ہم اس قدر افزائی پر آنریبل چودھری سر ظفر اللہ خان صاحب کی خدمت میں جماعت احمدیہ لدھیانہ کی طرف سے ہدیہ تبریک پیش کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں بیش از بیش انعامات سے متمتع فرمائے۔ اور ان کا ہر اعزاز اسلام مسلمانوں اور ملک کے لئے بابرکت ہو۔

نیز یہ بھی قرار پایا کہ اس قرارداد کی نقل بحضور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ چودھری سر ظفر اللہ خان صاحب۔ چودھری اسد اللہ خان صاحب بیرسٹر ایٹ لا اور اخبار الفضل کو بھیجی جائیں۔

خاکسار رحمت اللہ خان سکرٹری جماعت احمدیہ

درخواست ہائے دعا۔ میاں علم الدین صاحب کی بڑی صاحبزادی بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار سید منظور الحق مونگھیری (۲) میری والدہ صاحبہ کوہاٹ سے علاج کے لئے لاہور آئی ہیں۔ احباب درد دل سے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ جلد کامل شفا دے۔ ملک حبیب حسن سلیم از لاہور

مبلغین سلسلہ کی صدائے دل

از جناب مولوی ذوالفقار علی خانصاحب گوہر

رُباعی

یارب مجھے صبح کامرانی دیدے انساں کے دلوں پہ حکمرانی دیدے
اسلام کی تبلیغ کو آساں کردے کفار کو نورِ جاودانی دیدے

مرے موبے رہِ تبلیغ اک پُر خار منزل ہے
دلوں کے زنگ دھونے کا فریضہ سخت مشکل ہے
سیاسی ظلمتوں کے بحر طوفاں خیز ہیں ہر سو
نہ کشتی ہے نہ کشتی باں نہ علم سمت ساحل ہے
اکیلا ہوں زباں نا آشنا۔ ہے ملک بیگانہ
نہ میری معرفت کامل نہ میرا علم کامل ہے
وطن بیگانہ۔ مرشد سے جدا۔ احباب سے دُوری
مرے رستے میں روکیں ہیں حجابِ علم حائل ہے
علوم ظاہری سے مغربی اقوام سرگشتہ
سمجھتے ہیں کہ یہ ہندی ہے اس کا ملک جاہل ہے
دلوں میں ان کے گھر کرنا۔ رہِ اسلام پر لانا
خدایا سخت مشکل ہے۔ خدایا سخت مشکل ہے
تسلی تو بس اتنی ہے کہ تیرا بندۂ عاجز
دعائے مرشد و احباب میں ہر وقت شامل ہے
بھروسہ تیری رحمت پر سہارا تیری نصرت کا
یہی سرمایۂ ہمت۔ یہی تو قوتِ دل ہے۔
تمنا ہے نہ بھولیں احمدی ہم کو دعاؤں میں
اگر یہ بات حاصل ہے تو سب کچھ ہمکو حاصل ہے
خدا کی راہ میں جو گھر سے نکلا وہ مجاہد ہے
دعاؤں میں اسے گوہر جو بھولا حق سے غافل ہے

عنایت اللہ احراری کی بدزبانی اور اشتعال انگیزی

قادیان ۱۱ رمئی۔ ملا عنایت اللہ احراری قید سے رہائی کے بعد قادیان میں آکر اپنے سابقہ شغل یعنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف بدزبانی اور جماعت احمدیہ کو اشتعال دلانے میں معروف ہو گیا ہے۔ چنانچہ آج اس نے ایک تقریر کی۔ جس میں کہا رسول کریم صلعم کے مقابلہ میں فضیلت کا دعوے کرنے والے کئی آئے لیکن مسلمانوں نے ان کا جواب تلوار سے دیا نہ کہ زبانی باتوں سے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق نہایت نازیبا الفاظ استعمال کئے۔ اور ساتھ ہی کہا ہم نے پولیس سے تعاون کیا ڈپٹی کمشنر سے تعاون کیا۔ مگر ہمارے پاس کار نہیں کوٹھی نہیں۔ کھانے پینے کے لئے انڈے مرغیاں نہیں۔ اس لئے ہماری پروا نہیں کی جاتی۔

غرض اس کا رویہ نہایت امن شکن اور فساد انگیز ہے۔ ذمہ وار حکام کو توجہ کرنی

263
Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
قادیان دارالامان مورخہ ۱۱ - ربیع الاول ۱۳۵۶ھ

یوم تحریک جدید کے جلسے اور احمدی جماعتیں

«ابھی ہمارے لئے فتنوں کا سلسلہ ختم نہیں ہوا»

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے وہ اہم مطالبات جو تحریک جدید کے نام سے موسوم ہیں۔ اور جن پر عمل کرنا حضور نے جماعت احمدیہ کے لئے ضروری قرار دیا ہے۔ ایسے مطالبات ہیں۔ جو تھوڑے سے عرصہ میں ہی اپنے اثرات اور نتائج کے لحاظ سے اپنی اہمیت۔ اور ضرورت ہر ایک احمدی پر خوب اچھی طرح واضح کر چکے ہیں۔ اور اب جبکہ ان پر تیسرا سال گزر رہا ہے۔ ضرورت ہے۔ کہ سابقہ دو سالوں کی نسبت زیادہ سرگرمی اور تن دہی سے ان کو پورا کر کے بیش از پیش خدا تعالےٰ کے فضلوں کا اپنے آپ کو مورد بنایا جائے۔

چنانچہ ہر احمدی میں از سر نو جوش عمل پیدا کرنے کے لئے حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے۔ کہ ۳۰ رمئی بروز اتوار تمام جماعتیں اپنے اپنے مقام پر جلسے منعقد کریں۔ جن میں تحریک جدید کے تمام شعبوں اور اس کے تمام مطالبات پر تقریریں کی جائیں۔ اور اس طرح ان کے متعلق بیش از پیش ہوشیاری۔ اور بیداری پیدا کی جائے۔

اس سلسلہ میں سب سے ضروری چیز مالی قربانی ہے۔ جو ایک طرف تو اخلاص اور جوش دکھانے والوں کی روحانیت میں اضافہ کا باعث ہوتی ہے۔ اور دوسری طرف سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ترقی میں اور معاندین کی مخالفانہ کوششوں کو ناکام بنانے میں بہت بڑا دخل رکھتی ہے۔ پس جن اصحاب نے تحریک جدید کے متعلق مالی قربانی کے وعدے کئے ہوں۔ مگر ابھی تک ان وعدوں کو پورا نہ کیا ہو۔ یا تمام و کمال پورا نہ کیا ہو۔ ان کو مؤثر۔ اور دلنشین پیرایہ میں توجہ دلائی جائے۔ کہ جلد سے جلد پورا کر دیں تاکہ اشاعت اور حفاظت احمدیت کے متعلق جو انتظامات کئے گئے ہیں اور جن کو روز بروز زیادہ مستحکم کرنے کی ضرورت ہے۔ ان میں روپیہ کی کمی کی وجہ سے کوئی رخنہ نہ پڑے۔ مومن کی تو شان ہی یہ ہے۔ کہ اس کا ہر قدم آگے ہی پڑے۔ اور وہ آج کل کی نسبت خدا تعالےٰ کی رضا حاصل کرنے میں زیادہ سرگرم ہو۔ پھر کیونکر ہو سکتا ہے۔ کہ وہ احمدی اصحاب جنہیں خدا تعالےٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے گزشتہ دو سالوں میں تحریک جدید کے متعلق شاندار مالی قربانی کرنے کی توفیق بخشی۔ اور جنہوں نے قربانی کا شاندار ریکارڈ قائم کیا وہ تیسرے سال میں سستی دکھائیں۔ اتنی سستی کہ جس قدر رقم کا وعدہ اپنی مرضی اور خوشی سے کر چکے ہیں۔ وہ بھی ادا نہ کریں۔ یا اس کا کچھ حصہ ان کے ذمہ باقی رہے۔ ہاں اس کے لئے صرف توجہ دلانے اور جذبات کو کسی قدر بیدار کرنے کی ضرورت ہے۔ اور جلسے منعقد کرنے کی یہی غرض ہے۔

پھر مالی قربانی کی توفیق پانے کے لئے ضروری ہے۔ کہ انسان اپنے اخراجات میں اس قدر کمی کرے جس قدر ممکن ہو۔ تاکہ خدا تعالےٰ کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے وہ پس انداز کر سکے۔ بے شک اخلاص اور جوش یہ نہیں دیکھتا۔ کہ جس وقت دین کے لئے مالی قربانی کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ اس وقت ہاتھ میں کچھ ہے۔ یا نہیں۔ اور مخلصین اپنا اثاثہ بیچ کر یا قرض لے کر بھی لبیک کہتے ہوئے آگے بڑھتے ہیں۔ جیسا کہ تحریک جدید کے چندوں کی ادائیگی میں اس قسم کی کئی مثالیں موجود ہیں۔ تاہم دور اندیشی اور احتیاط کا تقاضا یہی ہے۔ کہ انسان اپنی آمدنی میں سے دین کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے گنجائش نکالے (کیونکہ ضروری نہیں کہ وقت پر کہیں سے ضرور قرض مل جائے یا کوئی اور انتظام ہو سکے۔) اور اس کے لئے بہترین طریق وہی ہے۔ جو مطالبات تحریک جدید کے سلسلہ میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ ارشاد فرما چکے ہیں۔ اور جو یہ ہے۔ کہ کھانے پینے اور پہننے میں سادگی اختیار کی جائے یہ سادگی ہر ایک کی حیثیت اور حالت کے لحاظ سے ہونی چاہیئے۔ اور مختصر الفاظ میں اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ ہر احمدی کو خواہ وہ مرد ہو۔ یا عورت اپنے موجودہ اخراجات میں کمی کر کے کچھ نہ کچھ رقم بچانی چاہیئے۔ یہ مطالبہ بھی نہایت ضروری ہے اور اگر جماعت احمدیہ کا ہر فرد اپنی حیثیت کے لحاظ سے اس پر عمل شروع کر دے۔ تو جماعت کے لئے مالی قربانیاں کرنے میں بہت کچھ سہولت اور آسانی پیدا ہو سکتی ہے۔

اسی طرح امانت فنڈ کے مطالبہ کی طرف توجہ دلانی چاہیئے۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ ہر احمدی کو ایسی ذاتی ضروریات کے لئے جن کا کوئی وقت مقرر نہیں۔ اور جن کے متعلق انسان قبل از وقت کوئی اندازہ نہیں کر سکتا۔ کچھ نہ کچھ رقم بچا کر صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں جمع کرتے رہنا چاہیئے۔ پھر بیکاری سے بچنے کی طرف توجہ دلانی چاہیئے۔ ہر چھوٹا موٹا کام اپنے ہاتھ سے کرنے کی طرف بھی توجہ دلائی جائے۔ وقف زندگی کی تحریک پر عمل کرنے کے لئے بھی کہا جائے۔ غیر ممالک میں نوجوانوں کو جانے کے لئے بھی آمادہ کیا جائے۔ اور خاص طور پر دعائیں کرنے کی بھی تاکید کی جائے۔

غرض تحریک جدید کے جس قدر حصے ہیں ان سب کی طرف جماعت کے احباب کو توجہ دلانے کی اور زیادہ جوش اور ولولہ کے ساتھ ان کو پورا کرنے کی تاکید کی جائے۔ اور ۳۰ رمئی کے جلسوں کو کامیاب بنانے کی ہر ممکن کوشش کی جائے۔ تمام مردوں عورتوں اور بچوں تک کو حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا یہ ارشاد پہونچا دیا جائے۔ کہ «ابھی ہمارے لئے فتنوں کا سلسلہ ختم نہیں ہوا۔ اللہ تعالےٰ نے ہماری دعاؤں کے نتیجہ میں احرار کے فتنہ کا سر کچل دیا۔ اور سیاسی لحاظ سے وہ مردہ ہو گئے۔ مگر مذہبی لحاظ سے وہ ابھی ڈینگیں مار رہے ہیں۔ اور ان کے وہ زہریلے دانت جو ان کے فاسد عقائد کے منہ میں پائے جاتے ہیں۔ گو کند ہو گئے ہیں۔ مگر ٹوٹے نہیں»

جب صورت حالات یہ ہے تو کس طرح ممکن ہے۔ کہ کوئی احمدی۔ دین کی خاطر اپنی قربانیاں کرنے میں کمی آنے دے۔ اور کسی قسم کی کوتاہی روا رکھے۔ اس وقت تو ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ تحریک جدید کے مطالبات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آستانۂ ربّ العزت پر مومنِ کامل کی دُعا

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے ٭ اے مرے فلسفیو زورِ دُعا دیکھو تو

(۱)

دُعا کی فضیلت

احادیث میں آتا ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کہ الدعاءُ ھو العبادۃ کہ دعا ہی حقیقی عبادت ہے۔ ایک حدیث میں آتا ہے۔ الدعاءُ مخ العبادۃ دُعا عبادت کا مغز ہے۔ ایک جگہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ ارشاد منقول ہے۔ کہ لیس شیئٌ اکرم علی اللہ من الدعاءِ کہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک دُعا سے بڑھ کر اور کوئی چیز عزت والی نہیں۔ یہ بھی آتا ہے۔ کہ لا یرد القضاءَ الا الدعاءُ کہ دُعا بعض دفعہ قضاء قدر کو بھی ٹال دیتی ہے۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ من لم یسئال اللہ یغضب علیہ۔ کہ جو شخص دُعا نہیں مانگتا اس پر اللہ تعالےٰ ناراض ہوتا ہے۔ پھر فرمایا من فتح لہ منکم باب الدعاءِ فتحت لہ ابواب الرحمۃ کہ جس کے لئے تم میں سے دعا کا دروازہ کھولا گیا۔ اس پر اللہ تعالےٰ کی رحمت کے دروازے کھولے گئے ایک دفعہ فرمایا۔ ان الدعا ینفع مما نزل ومما لم ینزل فعلیکم عباد اللہ بالدعا کہ دُعا نازل شدہ بلاؤں کو دور کرنے اور اترنے والی بلاؤں کو روکنے کا ایک مؤثر ترین ذریعہ ہے۔ پس اے اللہ کے بندو ہمیشہ دُعائیں کرتے رہا کرو ان ربکم حیّٗ کریمٌ یستحی من عبدہٖ اذا رفع یدیہ الیہ ان یردھما صفراً۔ بندہ جب ہاتھ اٹھا کر دُعا کرتا ہے تو اللہ تعالےٰ کو اس بات سے شرم آتی ہے کہ اس کے ہاتھوں کو خالی پھیر دے ما من احدٍ یدعوا بدعاءٍ الا اتاہ اللہ ما سأل او کفّ عنہ من السوءِ مثلہ ما لم یدع باثمٍ او قطیعۃ رحمٍ کہ بندہ اپنے رب سے جو کچھ مانگے خدا اسے دیتا ہے۔ یا دعا کے بدلہ میں اس کی کسی اور تکلیف کو دور کر دیتا ہے۔ بشرطیکہ وہ کوئی ایسی دُعا نہ کرے۔ جس میں گناہ یا بدسلوکی ہو۔ اسی طرح فرمایا ما من مسلمٍ یدعوا بدعوۃٍ لیس فیھا اثمٌ ولا قطیعۃ رحمٍ الا اعطاہ اللہ بھا احدیٰ ثلاثٍ۔ امّا ان یعجّلہٗ دعوتہٗ واما ان یدّخرھا فی الاخرۃ واما ان یصرف عنہ من السوءِ مثلھا۔ کہ مسلمان جب ایسی دعا کرتا ہے کہ جس میں کوئی گناہ یا قطع رحم نہیں ہوتا تو اللہ تعالےٰ یا تو اس دُعا کو قبول کر لیتا ہے۔ یا آخرت میں اس کے بدلہ میں نیکی کا ذخیرہ جمع کر دیتا ہے یا اس کی کوئی اور تکلیف اس دعا کے بدلہ میں دُور کر دیتا ہے ٭

قرآنِ کریم کی تاکید

غرض دُعا ایک عجیب عبادت ہے۔ اور اس کی فضیلت قرآن کریم اور احادیث سے ثابت ہے۔ اللہ تعالےٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے واذکر ربک فی نفسک تضرعاً وخیفۃ کہ اپنے رب کو عاجزانہ طور پر ڈرتے ڈرتے پکارو۔ ادعونی استجب لکم مجھ سے مانگو کہ میں تمہیں دونگا اجیب دعوۃ الداع اذا دعان۔ میں دعا کرنے والوں کی دُعاؤں کو سنتا ہوں۔ جب وہ مجھے پکارتے ہیں۔ مگر دُعا کے متعلق بعض آداب بھی ہیں۔ جن کا خیال رکھنا ہر وقت ضروری ہے۔

دُعا کے متعلق بعض آداب

(۱) سب سے پہلے اس غلط فہمی کو دُور کرنا چاہیئے۔ کہ ہر ایک دُعا قبول ہو سکتی ہے۔ یہ سخت نادانی کا خیال ہے۔ کیونکہ ہم خادم اور غلام ہیں۔ اور خدا ہمارا آقا اور مالک آقا کا حق ہے کہ وہ بعض باتیں مانے اور بعض نہ مانے۔ یہ علیحدہ امر ہے کہ خُدا ہمارے ایمانوں کو بڑھانے کے لئے کثرت سے دُعائیں قبول کرے۔ مگر بہر حال آقا اور خادم بلکہ مالک اور مملوک کا فرق ہمیشہ قائم رہتا ہے ٭

(۲) اجیب دعوۃ الداع اذا دعان فلیستجیبوا لی میں فلیستجیبوا لی کے لفظ سے ظاہر ہے۔ کہ دُعا کی قبولیت کا ایک طریق یہ ہے کہ انسان خصوصیت سے ایام الدعاء میں تمام احکام الٰہی پر عمل کرے۔ اور تقوےٰ اور اطاعتِ الٰہی پر کمر بستہ رہے۔ اس کے نتیجہ میں اس کی دُعا زیادہ جلدی اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جذب کرے گی۔

(۳) دُعا کرتے وقت یہ کامل ایمان ہونا چاہیئے۔ کہ خدا تعالےٰ دُعائیں قبول کرتا ہے۔ یہ نہ کہے کہ فلاں کام تو بڑا مشکل ہے۔ اس میں میری دُعا کہاں سنی جاسکتی ہے ٭

(۴) دُعا کے وقت کبھی مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ خواہ قبولیت کے آثار نظر نہ آئیں۔ مایوسی اس راہ میں خطرناک چیز ہے۔ پس دُعا کرنے والا کبھی تھک کر مایوس نہ ہو جائے۔ اور نہ اللہ تعالیٰ پر یہ سوءِ ظن کر بیٹھے۔ کہ اب وہ میرے لئے کچھ نہیں کرے گا۔

(۵) دعا کرنے سے پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر بہت بہت درود بھیجنا چاہیئے۔

(۶) دعا کرنے سے پہلے خدا تعالےٰ کے احسانات کو یاد کر کے اس کی بہت حمد کرنی چاہیئے۔ کیا نہیں دیکھتے کہ سائل اور فقیر جب خیرات مانگنے آتے ہیں تو کس طرح دوسرے کی تعریف کرتے ہیں۔ حدیثوں میں آتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک دن مسجد میں تشریف رکھتے تھے۔ کہ ایک شخص آیا۔ اس نے نماز پڑھی اور پھر کہنے لگا۔ اللھم اغفرلی وارحمنی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عجلت ایھا المصلی۔ اے دعا کرنے والے تو نے بہت جلد بازی کی۔ تجھے چاہیئے کہ جب تو دُعا کے لئے بیٹھے تو فاحمد اللہ بما ھو اھلہ وصل علیّ ثم ادعہ۔ یعنے اللہ تعالےٰ کی حمد وثنا کر۔ مجھ پر درود بھیج اور پھر دُعا کر کہ ایسی دُعا قبول ہوگی۔

(۷) دُعا کے لئے ایسے وقت کا انتخاب کیا جائے۔ جبکہ خاموشی ہو۔ مثلاً جنگل میں کسی ایسی جگہ جہاں سمجھے۔ کہ میرے خیالات میں کوئی خلل انداز نہیں ہو سکے گا۔ چلا جائے یا رات کے وقت جب لوگ سوئے ہوئے ہوں دُعا کرے۔ اس طرح خیالات پراگندہ نہیں ہوتے۔ اور خاص توجہ سے دعا کی جاسکتی ہے ٭

(۸) دُعا کرنے سے پہلے اپنے کپڑوں اور بدن کو صاف کر لینا چاہیئے کیونکہ خدا گندگی ناپسند کرتا ہے اور پاکیزگی سے خوش ہوتا ہے ٭

۹- ایسی جگہ دُعا مانگنی چاہیئے۔ جو بابرکت ہو۔ کیونکہ جگہ کا بھی قبولیتِ دُعا سے خاص تعلق ہوتا ہے۔ قادیان میں مسجد مبارک خصوصاً وُہ حصہ جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نمازیں پڑھا کرتے تھے۔ مقبرہ بہشتی اور روضۂ مطہرۂ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایسے مقامات ہیں جہاں انوار و برکات کا خصوصیت سے نزول ہوتا ہے۔ ایام جلسۂ سالانہ کی دُعائیں بھی قبولیت کا خاص شرف رکھتی ہیں :۔

۱۰- ہر ایک دُعا خدا تعالےٰ کے مختلف اسماء سے تعلق رکھتی ہے۔ اس لئے دُعا کے مناسبِ حال اللہ تعالےٰ کے اسماء کو پکارنا چاہیئے۔ مثلاً اے رزاق مجھے رزق دے۔ اے غفور رحیم میرے گناہ معاف کر۔ اور مجھ پر رحم کر۔ ہاں اللہ ایک ایسا نام ہے۔ جس کو پکار کر ہر ایک مقصد کے متعلق دُعا کی جا سکتی ہے :۔

۱۱- دُعا کے ذریعہ چونکہ انسان اپنے مولےٰ سے اپنی مشکلات کا حل چاہتا ہے۔ اس لئے انسان کو چاہیئے کہ دُعا سے پہلے اپنے کسی بھائی کی مشکل دُور کرے۔ تا خدا تعالےٰ کی رحمت جوش میں آئے۔ اور وُہ دُعا کرنے والے کی مشکل کو دُور فرمائے :۔

۱۲- اللہ تعالےٰ کے حضور اپنا مقصد پیش کرنے سے پہلے دینِ اسلام کی ترقی اور جلال کے متعلق خصوصیت سے دعائیں مانگنی چاہئیں۔ اور اس کے بعد اپنا مطلب پیش کرنا چاہیئے۔ اس میں حکمت یہ ہے۔ کہ دین کے متعلق چونکہ دُعا بہرحال قبول ہوگی۔ اس لئے قبول ہونے والی دُعا کے ساتھ جو دعا مل جائے گی۔ وُہ بھی قبولیت کا شرف حاصل کرلے گی۔

۱۳- دُعا بغیر ذرائع کے قبول نہیں ہوتی۔ مثلاً کوئی دُعا کرے۔ میری اولاد ہو جائے۔ مگر بیوی کے پاس نہ جائے دعا کرے۔ کہ امتحان میں کامیاب ہو جاؤں۔ مگر محنت نہ کرے۔ تو کیا فائدہ ہاں جب کوئی ظاہری ذریعہ موجود نہ ہو تب صرف دعائیں کفایت کر سکتی ہے۔

۱۴- دُعا صرف اپنے متعلق ہی نہیں کرنی چاہیئے۔ بلکہ دوسروں کا بھی خیال رکھنا چاہیئے۔ حدیثوں میں آتا ہے۔ جب کوئی اپنے بھائی کے لئے دعا کرتا ہے۔ تو فرشتے کہتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ تیری مراد بھی تجھے دے۔

۱۵- ان وقتوں میں اللہ تعالےٰ خصُوصیت سے دُعائیں قبول کرتا ہے

۱- پچھلی رات تہجد کے وقت۔
۲- سجدہ میں۔ ۳- فرضوں کے بعد۔
۴- اذان اور اقامت کے درمیان۔
۵- جتنی دیر منبر پر امام بیٹھا رہے۔
۶- عصر سے غروبِ آفتاب تک خصُوصاً جمعہ کے دن۔ ۷- اذان کے وقت۔
۸- مینہ برستے وقت ۹- حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں۔ کنا نؤمر بالدعاء عند اذان المغرب ہمیں مغرب کی اذان کے وقت خصوصاً دعا کرنے کا حکم دیا جاتا تھا :۔

۱۶- ان لوگوں کی دُعائیں خصوصیت سے قبول ہوتی ہیں :۔

(۱) بیمار کی (۲) روزہ دار کی جب افطار کرے (۳) انصاف کرنے والے امام کی۔ (۴) مسافر کی۔ (۵) مظلوم کی۔ کیونکہ اس کے لئے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کہتا ہے۔ کہ مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم ہے۔ کہ میں تیری ضرور مدد کروں گا گو کچھ عرصہ بعد کروں۔ (۶) والد کی دُعا اپنی اولاد کے حق میں (۷) بھائی کی اپنے دُوسرے بھائی کے لئے غائبانہ دُعا (۸) حاجی کی اس کے گھر لوٹنے تک اور مجاہد و مبلغ کی میدانِ جہاد چھوڑنے تک

۱۷- دُعا ہمیشہ اعلےٰ مقاصد پر مشتمل ہونی چاہیئے۔ اور جامع ہونی چاہیئے۔ یہ نہیں کہنا چاہیئے۔ کہ اے خدا۔ دو چار دن تو صحت دیدے۔ خدا سے جب دعا مانگی جائے۔ تو کامل اور جامع دُعا مانگی جائے۔

۱۸- دعا صرف خود ہی نہیں کرنی چاہیئے بلکہ اس پاک اور منظہر اور مزکی۔ اور امام اور فرستادہ سے بھی کرانی چاہئیں۔ جسے خدا نے اپنی روحانی جماعت کے شیرازہ کو متحد کرنے کے لئے چنا ہو۔ کیونکہ خدا اُسے خارقِ عادت طور پر مستجاب الدعوات بناتا ہے۔ تا لوگوں کے دلوں میں اس کے روحانی جھنڈے کے نیچے جمع ہونے کے لئے ایک عام تحریک ہو :۔

تحریک جدید کے ماتحت تبلیغ احمدیت

جاوا میں تبلیغ احمدیت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام سٹوڈنٹس کلب میں میرا لیکچر ۱۶- اپریل کو ہونا تھا۔ مگر اس روز نہ ہو سکا۔ اور ۱۹- اپریل پر ملتوی ہوا۔ یہ لیکچر "ضرورتِ مذہب" کے متعلق تھا۔ وقت مقررہ پر میں نے لیکچر دیا۔ اس میں مَیں نے مذہب کی ضرورت کو اچھی طرح واضح کیا۔ اور پروفیسر سپنسر اور پروفیسر فرائڈ کی پیش کردہ تھیوریوں پر تبصرہ کرتے ہوئے اُن کے اس نظریہ کی کہ مذہب خدا تعالےٰ کی طرف سے نہیں۔ بلکہ انسانی دماغ کا اختراع ہے۔ پرزور تردید کی جس کا حاضرین پر اچھا اثر ہوا۔ پھر مذہب کی اہمیت اور ضرورت بیان کرنے کے بعد موجودہ مذاہب میں اختلاف کی وجوہ بیان کیں۔ اور حاضرین کو بتایا۔ کہ اگر انسان موجودہ زمانہ میں کسی مذہب پر عمل کر کے خدا تعالےٰ کو پا سکتا ہے۔ تو وُہ صرف اسلام ہی ہے۔ جس کی حقیقی شکل احمدیت ہے:۔

لیکچر ختم ہونے کے بعد ایک صاحب جو کہ نیشنل سکول کے ہیڈ ماسٹر ہیں۔ انہوں نے خواہش کی۔ کہ میں ان کے سکول میں طلباء کے سامنے مذہبی امور پر لیکچر دوں۔ پھر چند سوالات صاحبِ صدر کی طرف سے کئے گئے۔ جن کا تسلی بخش جواب دیا گیا۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے چند طلباء بغور احمدیت کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ انہیں قبولِ حق کی توفیق عطا فرمائے :۔

ایک روز ایک عیسائی صاحب سے سلسلہ گفتگو شروع ہوا۔ تھوڑی سی گفتگو کے بعد ہی انہوں نے کہا۔ کہ ایک پادری صاحب میرے دوست ہیں۔ ان کو بلا لاتا ہوں۔ چنانچہ تھوڑی دیر کے بعد پادری صاحب آئے۔ اور سلسلہ گفتگو شروع ہو گیا۔ جب میں نے ان کے دلائل کی تردید میں بائیبل سے حوالہ جات پیش کئے۔ تو وُہ جواب نہ دے سکے۔ اور اٹھ کر چلے گئے۔ ان کے چلے جانے کے بعد اس عیسائی دوست نے دریافت کیا۔ کہ پھر کونسا مذہب سچا ہے۔ میں نے ان کو احمدیت کا پیغام پہونچایا :۔

اسی عرصہ کے دوران میں بتادیا کی جماعت میں دو مختلف جگہوں پر کشتی نوح کا درس دیا۔ اور چند روز میں خدا تعالےٰ کے فضل سے دو دفعہ کشتی نوح کو دو مختلف جگہوں پر ختم کیا گیا :۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے انیس مطالبات تحریک جدید کا بھی ملائی زبان میں ترجمہ کیا۔ اور ایک چھوٹی سی کتاب بنام تحریک جدید ایک ہزار کی تعداد میں شائع کی گئی۔ اور شائع ہونے کے بعد انڈونیشیا کی تمام جماعتوں میں اس کتاب کو تقسیم کر دیا گیا

ہمارے ایک احمدی دوست مسٹر برماوی صاحب نے ہفتہ میں دو بار احمدی اور غیر احمدی بچوں کو جمع کرنے کا انتظام کیا۔ ۲۵ کے قریب بچے ہر بار حاضر تھے۔ ان کو قرآن مجید۔ قاعدہ یسرنا القرآن اور دینی مسائل سکھانے شروع کئے ہیں۔

غرض ہر طریق سے لوگوں کو تبلیغ احمدیت پہونچانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

اس مہینہ کے بعد تمام جاوا میں تبلیغی دورہ کرنے کا ارادہ ہے۔ تا کہ اس جزیرہ کے تمام شہروں میں احمدیت کا پیغام پہنچایا جائے۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ خاص طور پر دُعا فرمائیں۔ تا اللہ تعالےٰ ہر طرح کی مشکلات دور فرما کر اپنے فضل و کرم سے نصرت عطا فرمائے :۔ خاکسار عزیز احمد خان

مجاہد جاوا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسیح موسوی اور مسیح محمدی کے معجزات میں مابہ الامتیاز

عیسائیت جسے دوسرے لفظوں میں "صلیبی مذہب" کہنا بجا ہے۔ اس کی عمارت چونکہ تثلیث اور کفارہ ایسی خام اور کھوکھلی بنیادوں پر تعمیر کی گئی تھی جو آخر اپنے وقت پر آکر عصر حاضرہ کے کاسر الصلیب حضرت مسیح محمدی کے ہاتھ سے پاش پاش کردی گئی۔ چنانچہ خدائے یگانہ نے اپنے وعدے کے مطابق اپنی توحید کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے مصلح اعظم سرور کائنات خیر الرسل حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک نائب کو منتخب کیا۔ اور اسے ہر طرح علمی اور عملی قوتیں اور استعدادیں عطا کیں۔ جن سے پرستاران سیت کا ہمیشہ کے لئے قلع قمع کر دیا گیا۔ یقیناً یہ اس جری اللہ کا ہی کام تھا۔ اور یہی وہ عظیم الشان مقصد تھا۔ جس کے لئے امت محمدیہ میں سے ایک شخص کو اس اہم منصب پر فائز کیا گیا۔ نہ کسی اور کو کیونکہ یہی امت خیر الامم ہے نہ کوئی اور۔ مگر افسوس کہ خود مسلمان کہلانے والوں نے اس نکتہ کو نہ سمجھا۔ ورنہ وہ اقوام عالم کی نظروں میں آج اس طرح بے وقار نہ ہوتے۔

عیسائیوں اور پادریوں نے حضرت مسیح علیہ السلام کے انسانی ڈھانچے کو خدا بنانے کی سعی ناکام کے سلسلہ میں "احیاء موتے" اور "سلب امراض" کے معجزات کو انکی طرف منسوب کرتے ہوئے قصوں کے رنگ میں صفحوں کے صفحے سیاہ کر دیئے۔ مگر یہ نہ سوچا۔ کہ ہماری اس تیار کردہ کانچ کی عمارت کو مسیح محمدی توفیتنی کے ڈائنامیٹ سے دھوئیں کی طرح اڑا دے گا۔ آخر وہ وقت آہی گیا کہ جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا۔ کا نظارہ ہم نے بچشم خود دیکھ لیا۔ اگر اس بات میں کسی کو شک ہو۔ تو حضرت احمد قادیانی کے کسی ادنٰے سے ادنٰے غلام کو کلیسا کے دروازہ تک لے جاکر آزمالے ؎

آزمائش کیلئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے
صفِ دشمن کو کیا ہم نے بحجت پامال
سیف کا کام قلم سے ہے دکھایا ہم نے

حضرت مسیح علیہ السلام کے احیائے موتے اور سلب امراض وغیرہ معجزات جن کا ذکر اناجیل میں کیا گیا ہے۔ وہ کسی طرح سے بھی امتیازی حیثیت نہیں رکھتے۔ کیونکہ اناجیل کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس زمانہ میں حضرت مسیح کے علاوہ بعض اور لوگ بھی ان کے شاگردوں میں سے ایسے تھے۔ جن کو سلب امراض کا دعوٰے تھا۔ مگر اصل بات یہ ہے۔ کہ اس قسم کے واقعات کو معجزات کے تحت میں نہیں لایا جاسکتا۔ کیونکہ سلوآم کے تالاب کے قصہ نے ان تمام معجزات پر پانی پھیر دیا ہے۔ جس کی نسبت اناجیل میں لکھا ہے۔ کہ اس میں غوطہ لگانے سے شفا ہو جاتی ہے۔ چنانچہ اسی کی طرف اشارہ کرکے یوحنا ۹ میں لکھا ہے کہ "اس سے کہا کہ جا اور سلوآم کے حوض میں نہا تب وہ جاکر نہایا اور بینا ہو کر آیا۔" اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ تالاب کے پانی میں بعض ایسے خواص تھے۔ جو امراض کو سلب کر دیتے تھے۔ پس یہ تو پانی کی خاصیت کا اثر ہوا نہ کہ معجزہ۔ یہی حال ان قصوں کا ہے۔ جنہیں عیسائیوں نے رنگ آمیزی اور مبالغہ سے کام لے کر یسوع مسیح کی طرف منسوب کرکے انہیں الوہیت کا درجہ دے دیا ہے۔ ورنہ ان میں کوئی امتیازی بات نہیں اگر ان میں الوہیت کا کوئی شائبہ بھی پایا جاتا تھا۔ تو انہوں نے کیوں نہ اس کے ذریعہ ساری دنیا کو اپنا پیرو بنا لیا۔ درآنحالیکہ ان کی تمام زندگی کی تگ و دو گیارہ حواریوں کے محدود حلقہ سے باہر نہ جا سکی اور ان میں سے بھی چند ایک کھوٹے داموں کے عوض غدار ثابت ہوئے اس کے مقابلہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خیر الامت میں سے جس شخص کو خدا نے مسیح بنا کر دنیا کی اصلاح کے لئے بھیجا۔ اس کی پاکیزہ تعلیم نے پنجاب سے نکل کر ہندوستان اور ہندوستان سے نکل کر ممالک یورپ میں قبولیت حاصل کی۔ اور آخر وہ وقت آیا۔ جبکہ مسیح محمدی کے غلاموں نے وادیٔ مغرب میں پہونچکر اسلام کا پرچم لہرایا۔

خدا کا مسیح موعود جو دنیا میں بھیجا گیا۔ اس کے ہاتھ سے ایسے ایسے نشان ظاہر ہوئے۔ جنہیں احیاء موتے حقیقی معنوں میں کہا جاسکتا ہے۔ کیونکہ احیاء موتے کا معجزہ حقیقی معنوں میں وہاں صادق آئے گا۔ جہاں روحانی مردوں کو زندہ کرنے کا سوال ہو۔ کیونکہ دراصل یہی وہ زندگی ہے۔ جس پر کبھی موت وارد نہیں ہوسکتی۔ اگر دوسرے جسمانی مردوں کو زندہ کرنے کے مفروضہ قصوں کو مان بھی لیا جائے۔ تب بھی ان جسمانی مردوں کو دوبارہ زندگی بخشنا کچھ معنے نہیں رکھتا۔

اس کے مقابلہ میں روحانی زندگی آب حیات کے مشابہ ہے۔ جس کے نوش جان کرنے کے بعد انسان پر کبھی موت وارد نہیں ہوسکتی۔ یہی وہ قوت اور استعداد ہے۔ جس کا مسیح محمدی کو ایک حصہ وافر بخشا گیا۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خود فرماتے ہیں:۔

"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ مسیح کے ہاتھ سے زندہ ہونے والے مر گئے مگر جو شخص میرے ہاتھ سے جام پیئے گا جو مجھے دیا گیا وہ ہرگز نہیں مرے گا۔ وہ زندگی بخش باتیں جو میں کہتا ہوں۔ اور وہ حکمت جو میرے مونہہ سے نکلتی ہے۔ اگر کوئی اور بھی اس کی مانند کہہ سکتا ہے۔ تو سمجھو کہ میں خدا کی طرف سے نہیں آیا لیکن اگر یہ حکمت اور معرفت جو مردہ دلوں کے لئے آب حیات کا حکم رکھتی ہے دوسری جگہ سے نہیں مل سکتی۔ تو تمہارے پاس اس جرم کا کوئی عذر نہیں۔ کہ تم نے اس کے سرچشمہ سے انکار کیا۔ جو آسمان پر کھولا گیا۔ زمین پر اس کو کوئی بند نہیں کر سکتا۔ سو تم مقابلہ کے لئے جلدی مت کرو۔"

(ازالۂ اوہام)

پھر فرمایا ؎

مرہم عیسٰے نے دی تھی محض عیسٰے کو شفا
میری مرہم سے شفا پائیگا ہر ملک و دیار

عیسائیت کا جیسا کہ پہلے ذکر آچکا ہے۔ دار و مدار تمام قصوں پر ہے۔ اسی طرح دوسرے ادیان کا حال ہے۔ لیکن مذہب اسلام جو تمام سچائیوں کا جامع اور آسمانی نشانات کی اپنے اندر ایک کان رکھتا ہے۔

یہ مذہب خدائے واحد حی و قیوم اور سمیع و بصیر خدا کو پیش کرتا ہے۔ لہٰذا اس مذہب میں رہ کر انسان دعا میں ایک خاص شغف حاصل کر سکتا اور خدا تعالےٰ کو پا سکتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں دعا کی قبولیت ہی ایک ایسا نشان اور معجزہ ہے۔ سو اس نعمت میں بھی مسیح موسوی کی نسبت مسیح محمدی کو سبقت دی گئی۔ اور اس کی سینکڑوں دعائیں بارگاہ رب العزت میں ایسے معاملات اور حالات کے موقعہ پر قبول ہوئیں۔ جن کے متعلق بظاہر بالکل مایوسی کا سماں طاری ہو چکا تھا۔

ان واقعات میں سے بعض ایسے بھی ہیں۔ جنہیں واقعی احیاء موتٰے کے معجزات کی زندہ تفسیر سمجھنا چاہیئے کیونکہ یہ سلوآم کے تالاب کی طرح نہیں بلکہ دعاؤں کی قبولیت کا نتیجہ ہیں۔

ایک احیاء موتٰے کا معجزہ قبل ازیں اخبار الفضل میں رحمت اللہ صاحب ابن حضرت عبداللہ صاحب سنوری مرحوم کی بیماری کا احباب مطالعہ کر چکے ہیں۔ کہ کس طرح خدا تعالےٰ نے محض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کے طفیل ان کو دوبارہ صحت بخشی۔ حالانکہ ڈاکٹروں نے صاف جواب دیدیا تھا۔ کہ اب یہ کچھ دنوں کا مہمان ہے۔ ان ہڈیوں کے ڈھانچہ کو مسیح محمدی کی دعا سے دوبارہ زندگی بخشی گئی۔

ایک اور احیاء موتٰے کا معجزہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ سے ظہور میں آیا۔ وہ عبدالکریم حیدر آبادی کی بیماری کا واقعہ ہے۔ یہ لڑکا قادیان میں پڑھتا تھا۔ اس کو ہلکے کتے نے کاٹا۔ اور وہ Hydrofobia کے مرض میں شدید طور پر مبتلا ہو گیا۔ جب کسولی سے اس کے علاج کے متعلق پوچھا گیا۔ تو وہاں سے جواب آیا۔ Sorry Nothing can be done for Abdul Karim یعنی عبدالکریم کی حالت اب علاج سے گذر چکی ہے۔ اب اس کے لئے کچھ نہیں ہو سکتا۔ ادھر قادیان میں یہ تار پہنچا۔ ادھر خدا کے مسیح نے اس کے لئے دعا کی۔ اور وہ تھوڑے دنوں میں تندرست ہو گیا۔ اسی طرح اور سینکڑوں نشانات حضور کی دعاؤں کے طفیل معرض ظہور میں آئے

(نذیر احمد آف میانی)

رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۷ء

رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۷ء چھپ کر طیار ہو گئی ہے۔ جن احباب کی طرف سے پیشگی قیمت وصول ہو چکی ہے۔ انکو بھجوائی جا رہی ہے۔ باقی جماعتیں بھی جلد منگوالیں تا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے فیصلہ جات کی تعمیل کی جا سکے۔ انچارج دفتر پرائیویٹ سیکرٹری - قادیان

احرار اور شیعہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لکھنؤ میں "احرار پولیٹیکل کانفرنس" کے نمائشی مظاہروں پر بقول احرار غریب مسلمانوں کا چھ ہزار سے زائد روپیہ جس بیدردی کے ساتھ پانی کی طرح بہایا گیا۔ اس کے متعلق اگر بزرگان احرار سے بادب صرف استفسار کیا جائے۔ کہ ایک مفلس قوم کے گاڑھے پسینے کی کمائی کی بربادی سے مسلمانوں کو قومی مذہبی یا سیاسی لحاظ سے کیا فائدہ ہوا۔ "تلیم بھالے۔ بینڈ باجے اور احراری جھنڈے کی سلامی ان طفلانہ حرکات پر غیر ہنسیں یا ہم روئیں لیکن کوئی اللہ کا بندہ احراری صرف اتنا بتا دے کہ ایک مفلوک الحال مفلس اور نادار قوم کا افلاس اور مفلوک الحالی عقلاً اور بداہتاً واقعی کچھ دور بھی ہوا ہے۔ یا مسلمانان لکھنؤ کے لئے احرار کانفرنس دوسری کارنیوالی اور تھیٹری وباؤں کی طرح ایک اور وبائے عظیم ثابت ہوئی ہے۔

احرار کا دعوےٰ تو یہ تھا۔ کہ وہ مسلمانوں میں اتحاد کے علاوہ ہندو مسلم اتحاد کی سعی بلیغ کر رہے ہیں۔ تاکہ ہمیں آزادی حاصل ہو۔ لیکن اگر سچ پوچھو تو بجائے ہندوؤں سے اتحاد کے لکھنؤ کے مسلمانوں میں جنگ چھڑ گئی ہے۔ اور ایسی جنگ چھڑی ہے۔ جو اثرات کے لحاظ سے خدا جانے کتنی مہلک ثابت ہوگی۔ احرار کے صدر مسٹر مظہر علی صاحب اظہر نے سنی شیعہ اتحاد کے لئے جو پھڑکتا ہوا چٹکلا تجویز کیا تھا۔ حقیقت کے لحاظ سے بے مغز اور مضحکہ خیز ہی سہی لیکن سطحی طور پر بظاہر بڑا جاذب نظر تھا۔ مسٹر مظہر نے خود باخبر ہوتے ہوئے شیش محل میں بیٹھکر قادیانیت پر جو تیر چلایا اس کا نتیجہ مظہر صاحب ہی کے الفاظ میں یہ نکلا۔ کہ قادیانی اجرائے نبوت کے عقیدے کی بنا پر اسلام اور بانئے اسلام حضرت محمد مصطفےٰ (صلے اللہ علیہ وسلم) پر حملہ کرتے ہیں قادیانیوں کا یہ حملہ اسلام کے لئے جس قدر خطرناک ہے۔ اس کو مظہر صاحب ہی کے الفاظ میں ملاحظہ فرمائیے۔

مدح صحابہ کی گتھی کو سلجھاتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

مسلمانوں کی یہ بدقسمتی ہے۔ کہ اس زمانہ میں جبکہ دنیاوی حیثیت سے وہ اپنی بادشاہت انگریزوں کے ہاتھ میں دے چکے ہیں۔ اور دولت دین پر چھاپہ مارنے کیلئے قادیان سے نبوت کا دعوےٰ ہو چکا ہے۔ جناب رسالت مآب خاتم النبیین افضل المرسلین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی دستار ختم نبوت کی طرف ہاتھ بڑھایا جا چکا ہے۔ مسلمان ابھی تک شیعہ سنی۔ حنفی۔ وہابی۔ دیوبندی بریلوی کے جھگڑوں میں مبتلا ہے۔" شریعت اور قرآن خدا کو صفحہ ہستی سے مٹانے کی کوشش ہو رہی ہے۔ تو ناموس محمدی کے دعوےٰ کرنے والوں کو یہ حق بھی پہنچتا ہے کہ وہ فروعی جھگڑوں کو بڑھا کر اصل دین سے غافل نہ ہو جائیں"۔ (خطبہ صدارت مظہر علی صاحب اظہر ص۱۹)

شیعہ سنی کے عقائد کے متعلق مظہر صاحب کی زبان سے دیدہ دانستہ "فروعی جھگڑوں کا" منافقانہ لفظ نکلتا تھا۔ کہ اپنوں اور بیگانوں میں تہلکہ مچ گیا۔ شیعوں نے اپنے صحیح عقائد کی بیخ کنی دیکھ کر پہلے تو مسٹر مظہر علی کے متعلق غیر شیعہ تو غیر شیعہ دشمن شیعیت کا فتوےٰ صادر کر دیا۔ اور پھر اپنے صحیح اور عین ایمان عقائد کی نشر و اشاعت شروع کر دی۔ چنانچہ حال ہی میں مجھے ایک دوست کی معرفت ایک شیعہ دوست حکیم فرخ مرزا صاحب لکھنوی اثنائے عشری کا ایک اعلان بعنوان "اعلان واجب الاذعان" دستیاب ہوا ہے جس میں سے بخوف طوالت مختصراً شیعہ عقائد کے متعلق چند جملے نقل کرتا ہوں۔ جو جناب حکیم صاحب نے شیعہ عقائد کے متعلق تحریر فرماتے ہیں اشتہار مذکور کے ابتدا ہی میں فرماتے ہیں:۔

"اے لوگو خدا سے ڈرو نار دوزخ سے بچو۔ تقوےٰ اور نیکی اختیار کرو۔ پیشین گوئی قرآن کو سنو۔ آل محمدؐ کی رسالت پر ایمان لاؤ۔ صدیق اور شہید کا مرتبہ پاؤ"۔

پھر فرماتے ہیں:۔

"پس آئمہ آل محمدؐ خدا کے نبی ہی ہیں اور رسول بھی"۔

اس پورے اشتہار میں قرآن شریف کی آیات اور اقوال بزرگان شیعہ نقل کر کے اس بات پر زور دیا ہے۔ کہ بارہ اماموں کی رسالت اور نبوت پر ایمان لائے بغیر نجات قطعی ناممکن اور محال ہے۔ اسی عقیدے کی مزید تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ہر سہ آیات مرقومہ بالا و تفاسیر آئمہ ہدیٰ و نیز دیگر آیات قرآنیہ سے ثابت ہے۔ کہ آئمہ اہل بیت طاہرین ہی وہ گروہ انبیاء و مرسلین ہیں۔ جن کی پیشین گوئی میں سارا قرآن نازل ہوا۔ اور جن پر ایمان لانے کو کہا ورنہ رسولان سلف پر کون مسلمان ایمان نہیں رکھتا۔ پھر ایک ہی فرقہ اسلام کا ناجی اور بہتر ناری کیونکر ہو سکتا تھا واللہ نزول قرآن مجید بھی آل محمدؐ پر ہوا۔ مگر مسلمانوں نے نہیں سمجھا"۔

شیعوں کے مذکورہ بالا عقائد سے ہم تو واقعی بے خبر تھے۔ اور جب ہمارے ایک اخبار النجم نے شیعوں کے انہی عقائد کی بنا پر یہ لکھا۔ کہ "تشیع جسم اسلام نہیں قلب اسلام کا زخم نہیں ناسور ہے تو ہمیں یہ سنگین الفاظ کچھ گراں گذرے تھے۔ اور ہمیں یقین نہیں تھا۔ کہ شیعہ حضرات بارہ اماموں کو نبی یا رسول مانتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور شیعہ آئمہ کو نبی یا رسول نہ ماننے والوں کو جہنمی سمجھتے ہیں۔ اسی طرح ہم اس غلطی میں بھی مبتلا تھے۔ کہ شاید زعمائے احرار شیعوں کے ان عقائد سے لاعلم ہونگے۔ لیکن جب "النجم" جیسے شیعہ عقائد اور احراری عقائد سے باخبر اخبار نے احرار کو مخاطب کر کے یہ لکھا کہ "ہم جانتے ہیں۔ کہ بزرگان احرار میں سے ہر شخص ارتداد شیعہ کا قائل ہے۔ اور ہر شخص واقف ہے۔ کہ شیعہ ختم نبوت کے قائل نہیں۔ سب کو علم ہے۔ کہ وہ قرآن کو محرف قرار دیتے ہیں۔ سب جانتے ہیں۔ کہ یہ طبقہ اصحاب رسول پر حملہ کر کے ناموس رسول کو بٹہ لگاتا ہے۔ ہر فرد اپنی جگہ یہ محسوس کر رہا تھا۔ کہ جس طرح قادیانیوں سے اتحاد ناممکن ہے۔ اسی طرح شیعوں سے بھی تعاون محال ہے۔ ان حقائق اور بینات کی موجودگی میں احرار کی دیدہ و دانستہ یہ کتنی بڑی منافقت اسلام دشمنی اور فتنہ پردازی ہے کہ انہوں نے ایک ایسے شخص کو مجلس احرار کا صدر بنایا۔ جو ختم نبوت کے انکار کے لحاظ سے قادیانیوں سے دوچار درجہ نہیں بلکہ پورے ایک درجن گز بڑھا ہوا ہے۔ قادیانی تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک ہی نبی مانتے ہیں۔ اور وہ بھی ایسا نہیں جیسا شیعہ مانتے ہیں لیکن شیعہ تو حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک درجن نبیوں کے قائل ہیں۔ اور ان بارہ انبیا کو تمام انبیا سابقین سے افضل مانتے ہیں۔ اسی طرح قادیانی قرآن شریف کو محرف نہیں مانتے خلفاء ثلاثہ کو سچا نائب رسول اور جانشین برحق مانتے ہیں۔ قادیانیوں کے ۹۹ فیصدی عقائد سنیوں سے ملتے جلتے ہیں۔ لیکن باایں ہمہ ہم صرف ایک مسئلہ نبوت کی وجہ سے ان سے متحد نہیں ہو سکتے تو جو ۹۹ فیصدی سنی عقائد کے خلاف عقائد رکھتے ہیں ان سے غیور مسلمان کیسے اتحاد رکھ سکتے ہیں۔ یہ عجیب بات ہے۔ کہ یہ سب کچھ اچھی طرح سمجھتے ہوئے احرار جمہور اسلام کے خلاف شیعوں کو سچا مسلمان کہہ کر سنی مسلمانوں میں ایک طرف تو جنگ کے شعلے سلگا رہے ہیں۔ اور دوسری طرف دنیا کی آنکھوں میں خاک ڈال کر مسلمانوں میں قیام اتحاد کے بےبنیاد دعوے بھی کر رہے ہیں۔

ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ احرار کی پیدائش سے آج تک ان کا ہر فعل اور ہر عمل مسلمانوں کے خلاف ہونے کی یہ ہی سند حاصل کر چکا ہے۔ تو بجائے ضد کرنے کے یہ حضرات اپنی اصلاح کی طرف مائل کیوں نہیں ہوتے۔ لکھنؤ کے تمام شیعہ سنی اخبارات کی آراء احرار کے خلاف بھلائی جا سکتی ہیں۔ لیکن "النجم" جیسے سنی اخبار کی رائے کو احرار کے مقابلے میں ہم غض بصر نہیں کر سکتے "النجم" اہل سنت کا واحد مذہبی اخبار ہے۔ اس نے آج تک کبھی بھی سنی مسلمانوں کے کسی فرقے کے خلاف ایک لفظ بھی نہیں لکھا۔ لیکن احرار کے صریح خلاف اسلام اعمال نے اس کو بھی مجبور کر دیا۔ کہ وہ احرار کے متعلق اپنی صحیح رائے کا اظہار کرے۔ چنانچہ ۱۷ اپریل ۱۹۳۷ء کے اخبار النجم میں مجبورًا احرار کے متعلق لکھتا ہے۔ "کہ یہ جماعت نہایت نامعقول ہے۔ جس کا کام شریفوں کو ذلیل کرنا اور آپس میں جنگ کرانا اور چندہ وصول کر کے شکم پروری کرنا ہے" اب بھی وقت ہے۔ کہ احرار اپنی اصلاح کر لیں اور خانہ جنگی سے باز آ جائیں ورنہ آپس کی جنگ کا بہت بُرا نتیجہ نکلے گا۔

مسلمانو خدا کے لئے ایسی جماعت سے پرہیز کرو۔ جو تمہیں آتش کدہ جنگ کی طرف لے جا رہی ہے۔

اسرار حسن خان نظامی دہلوی
وارد حال لکھنؤ۔

حجاز سے واپس آنیوالے حاجیوں کو اطلاع

(۱) سفر حجاز سے واپس آنے والے حاجیوں کے واسطے مندرجہ ذیل اشیاء جو بطور تبرکات عمومًا حجاز سے لائی جاتی ہیں۔ محاصل درآمد (کسٹم ڈیوٹی) سے مستثنیٰ قرار دی گئی ہیں۔

(۱) آب زمزم (۲) مذہبی کتابیں (۳) خاک پاک جس پر کلام مجید کی آیات کندہ ہوں۔ (۴) کفن کا کپڑا آب زمزم میں ڈبویا ہوا۔ ۴ گز تک (۵) تسبیح (مٹی۔ شیشے یا عنبر کی) جس کی قیمت تین روپیہ سے زائد نہ ہو۔ (۶) دو عدد جا نماز علاوہ اس کے جس کی اسباب کی قواعد کی رو سے اجازت ہے۔ (۷) شال (سوتی یا ریشمی) چار سے چھ تک حاجی کے درجے کے مطابق (۸) مقامات مقدسہ کی تصاویر یا تعویذ جتنے ایک حاجی کی ضرورت کے لئے مناسب معلوم ہوں۔ (۹) اشیاء خوردنی جن کی قیمت ۵ روپیہ سے زائد نہ ہو۔ اسی میں مٹی کے تیل کے کنستر کے سائز کا کھجوروں کا ایک صندوق بھی شامل ہے۔

(۲) مسافر کا اصلی اور ضروری سامان جو اس کے ہمراہ اور گاڑی اور جہاز کے مال کے بیجک میں نہ ہو۔ جیسا کہ ہدایت نامہ میں درج ہے بشرطیکہ حاکم کسٹم اس مال کو ضروری طور پر تسلیم کرے۔ اصلی اور ضروری سامان پہننے کے کپڑوں اور دیگر ذاتی استعمال کی چیزوں پر مشتمل ہے۔ بشرطیکہ یہ چیزیں برائے فروخت نہ ہوں۔ اور یہ اشیاء درآمد مسافر اور مسافر کے متعلقین جو اس کے ہم سفر ہوں کے ذاتی استعمال کے لئے ہوں۔ ایسا سامان محصول درآمد (کسٹم) سے مستثنیٰ ہوگا۔ لیکن اگر مندرجہ ذیل اشیاء سے کوئی (ہمراہ) ہوگی تو محصول درآمد (کسٹم) ادا کرنا ہوگا۔

(۱) اسلحہ گولی بارود اور ملٹری اسٹور وغیرہ (۲) خوشبودار اسپرٹ جو ایک پینٹ سے زائد ہو۔

(۳) سگار تعداد میں پچاس اور سگریٹ تعداد میں یک صد سے زائد خواہ کھلے یا بند ڈبوں میں ہوں۔ نیز تمباکو نصف پونڈ سے زائد وزن کی ہو۔

(۴) کپڑا (بشکل تھان) جس سے پوشاک اور اسباب آرائش بن سکیں۔

(۵) گھر کے استعمال کے لئے اشیاء مثلاً فرنیچر۔ تصاویر۔ قالین شیشہ چینی کے ظروف کانسے کے اوزار اور سونے چاندی کے ملمع شدہ ظروف سوائے ان اشیاء کے (علاوہ فرنیچر اور قالین) جو حکام کسٹم کی نظر میں قلیل مقدار میں ہوں اور مسافر کے دوران سفر یا منزل مقصود پر پہنچنے کے بعد ذاتی استعمال کے لئے ہوں۔ ہر مسافر کے لئے ایک قالین ۳۵ مربع فٹ محصول سے مستثنیٰ قرار دیا جا سکتا ہے۔ بشرطیکہ حاکم کسٹم اس امر سے مطمئن ہو جائے۔ کہ مسافر حقیقتًا قالین کو بطور بستر یا بجائے بستر یا تختہ جہاز پر کرسی کے بجائے استعمال کرتا ہے۔

(۶) چاندی کے سکے (علاوہ رائج الوقت حکومت ہند کے سکوں کے جو بشرح تبادلہ سو روپے سے زائد ہوں۔ محکمہ اطلاعات پنجاب

ضروری اعلان

بعض احباب خط و کتابت کرتے وقت اپنا پورا پتہ تحریر نہیں فرماتے یا ایسی طرز پر پتہ لکھتے ہیں۔ کہ پڑھا نہیں جاتا۔ جس کی وجہ سے جواب دینے میں دقت رہتی ہے۔ لہذا درخواست کی جاتی ہے۔ کہ احباب خط و کتابت کرتے وقت اپنا مکمل اور خوشخط پتہ تحریر فرمایا کریں۔

ناظر امور عامہ

266

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسلمانوں میں کانگرسی پراپیگنڈا کا انتظام

لاہور ۲۰ مئی۔ پچھلے دنوں پنڈت جواہر لال نہرو نے آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے سامنے تجویز پیش کی تھی۔ کہ مسلمانوں میں کانگرسی خیالات کی تلقین کے لئے اردو میں پمفلٹ تقسیم کئے جائیں۔ تاکہ مسلمانوں میں کانگرس کے بارے میں جو شکوک اور بدگمانیاں پیدا ہو چکی ہیں۔ انہیں رفع کیا جائے۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ آل انڈیا کانگرس کمیٹی نے پنڈت جواہر لال نہرو کی اس تجویز کو عملی جامہ پہنانا شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے دفتر سے صوبجاتی کانگرس کمیٹیوں کے نام ایک سرکلر جاری کیا گیا ہے۔ جس میں بیان کیا گیا ہے کہ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا شعبہ اسلامیات صوبجاتی کمیٹیوں کے نام اردو زبان میں بعض نشریات ارسال کیا کرے گا تاکہ صوبجاتی کمیٹیاں انہیں ضلع کمیٹیوں اور شہر کمیٹیوں میں تقسیم کر دیا کریں صوبجاتی کمیٹیوں کا فرض ہوگا کہ مرکزی کمیٹی کو اطلاع دیتی رہیں۔ کہ آیا یہ نشریات مسلمانوں میں کانگرسی خیالات پیدا کرنے کے لئے مفید ثابت ہوتے ہیں یا نہیں۔ اس کے علاوہ وہ سفارش کریں گی۔ کہ مسلمانوں کو ساتھ ملانے کے لئے کس قسم کے پمفلٹ شائع کرنے چاہئیں۔

اشخاص کا انتخاب

آل انڈیا کانگرس کمیٹی ہندوستان بھر میں ایسے اشخاص کے ناموں کی فہرست تیار کر رہی ہے جو اس لٹریچر کی تقسیم کے کام کو اپنے ذمہ لیں گے۔ یا مسلمانوں میں کانگرسی خیالات پیدا کرنے کے لئے سرگرم عمل ہوں گے اندازہ کیا جاتا ہے۔ کہ کانگرس کے پمفلٹ ان اشخاص کی کافی امداد کر سکیں گے

مذہبی سکولوں میں لٹریچر کی تقسیم

آل انڈیا کانگرس کمیٹی نے صوبجاتی کانگرس کمیٹیوں سے درخواست کی ہے کہ مسلمانوں کے مذہبی سکولوں اور اساتذہ کے ناموں کی فہرست بھی بھیج دے کیونکہ ان کے نام کانگرسی لٹریچر ارسال کیا جائے گا۔

پہلا پمفلٹ

آل انڈیا کانگرس کمیٹی نے سب سے پہلا پمفلٹ شائع کر کے بغرض تقسیم ارسال کر دیا ہے۔ یہ پمفلٹ ہندوستان کی قومی زبان پر بحث کرتا ہے پمفلٹ میں ان شکوک اور غلط فہمیوں کے رفع کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ جو ہندی ساہتیہ سمیلن مدراس میں گاندھی جی کی شمولیت کی وجہ سے پیدا ہو گئی ہے گاندھی جی کے اس اقدام سے مسلمانوں کو یہ خیال پیدا ہو گیا ہے۔ کہ آپ اردو کے بجائے ہندی زبان رائج کرنے کے حامی ہیں۔ پمفلٹ میں گاندھی جی کی اس تقریر کے بعض اقتباسات دئے گئے ہیں۔ جو انہوں نے ساہتیہ سمیلن کے اجلاس میں کی تھی اور واضح کیا گیا ہے۔ کہ ہندی سے مہاتما کا منشا ہندوستانی ہے۔

ضروری اعلان

چوہدری فضل احمد صاحب مجاہد تحریک جدید کو جماعت ہائے احمدیہ ضلع لائل پور میں مطالبہ وقف عرصہ برائے تبلیغ کے متعلق احباب سے وعدے لینے کے لئے بھیجا گیا ہے۔ احباب ان سے تعاون کریں۔

جملہ سکرٹریان اس بات کی پوری پوری کوشش کریں۔ کہ کوئی دوست ایسا نہ رہے۔ جو اس مطالبہ میں اپنا نام نہ لکھائے۔

انچارج تحریک جدید قادیان

انجمن اردو پنجاب کی مجلس عاملہ کا سالانہ جلسہ

انجمن اردو پنجاب کی مجلس عاملہ کا سالانہ جلسہ زیر صدارت پنڈت برجموہن صاحب کیفی دتاتریہ ۱۵ مئی کی شام کو المنظر میں منعقد ہوا۔ میاں بشیر احمد صاحب سیکرٹری انجمن مذکور نے علامہ کیفی کے اعزاز میں جو لاہور کو چھوڑ کر مستقل طور پر لائل پور چلے گئے ہیں۔ چائے سے حاضرین کی دعوت کی۔ جس میں مجلس عاملہ کے ارکان کے علاوہ بعض اور حضرات بھی شامل ہوئے سیکرٹری نے گذشتہ جلسہ کی کارروائی پڑھ کر سنائی۔

قرارداد تعزیت

اس کے بعد مندرجہ ذیل قرارداد تعزیت جو صدر محترم کی طرف سے پیش ہوئی۔ حاضرین نے کھڑے ہو کر متفقہ طور پر منظور کی۔

"انجمن اردو پنجاب کا یہ اجلاس مولانا منصور احمد صاحب ایڈیٹر "ادبی دنیا" کی بے وقت اور ناگہانی موت کو اردو ادب وصحافت کے لئے نقصان عظیم تصور کرتے ہوئے انتہائی رنج وغم کا اظہار کرتا ہے۔"

قرار پایا کہ اس قرارداد کی نقل مرحوم کے پسماندگان اور اخبارات کے نام بھیجی جائے۔

سالانہ رپورٹ

سیکرٹری نے انجمن کی کارگزاری کی سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی جس پر اظہار اطمینان وتحسین کرتے ہوئے خان صاحب چوہدری محمد حسین ایم اے سپرنٹنڈنٹ پریس برانچ اور خان صاحب حکیم احمد شجاع بی اے اسسٹنٹ سکرٹری پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی نے تقریریں کیں۔

حکیم صاحب نے فرمایا۔ کہ انجمن کو مختلف شعبوں میں تقسیم کرنے کی بہ نسبت یہ زیادہ بہتر اور مفید ہوگا۔ کہ ہر شعبہ سے متعلقہ جلسہ کا انتظام براہ راست سیکرٹری اور اسسٹنٹ سیکرٹری کے ذریعہ سے ہو۔ یہ تجویز بہت پسند کی گئی۔

علامہ تاجور سے درخواست

چوہدری محمد حسین صاحب نے علامہ تاجور سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا۔ کہ اگرچہ آپ کو پے در پے صدمے پیش آتے رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے "شعبہ مشاعرہ" کی طرف زیادہ توجہ نہیں کی جا سکی۔ لیکن اب ہمیں امید ہے کہ ان سب باتوں کے باوجود آپ انجمن کی سرگرمیوں میں بیش از پیش حصہ لیں گے۔ اور اپنے مفید مشوروں سے مستفید فرماتے رہا کریں گے۔ مولانا تاجور نے اس بات کو منظور کر لیا۔

علامہ کیفی کی تقریر

علامہ کیفی نے ایک تقریر کے دوران میں اردو ہندی جھگڑے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ اردو جاننے والوں کو ہندی اور ہندی جاننے والوں کو اردو کا جاننا ضروری ہے۔ لیکن لوگ اس بات کی طرف توجہ نہیں کرتے اگر ہم سب اس راز کو سمجھ جائیں۔ تو یہ جھگڑا ہی مٹ جائے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا۔ کہ اگرچہ اب میں مستقل طور پر لائل پور جا رہا ہوں۔ لیکن میری ہمدردی انجمن کے ساتھ اسی طرح وابستہ رہے گی۔ جیسے پہلے تھی۔ اور کبھی کبھی اس کے جلسوں میں شرکت کے لئے آیا کروں گا۔

حکیم احمد شجاع صاحب نے انجمن کے سلسلے میں حضرت کیفی کی مساعی اور ان کی عام ادبی خدمات کا اعتراف کیا۔

جناب صدر کی طرف سے حاضرین اور معزز میزبان کے شکریہ کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

(حفیظ ہوشیارپوری ایم اے اسسٹنٹ سکرٹری انجمن اردو پنجاب)

بلا تفصیل رقوم کے متعلق اعلان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مندرجہ ذیل احباب نے دفتر محاسب ہیں جس غرض کے لئے رقوم بھجوائی ہیں۔ ان کی تفصیل ہمراہ نہ ہونے کی وجہ سے مد امانت بلا تفصیل میں پڑی ہیں ان احباب کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے نام کے سامنے کی رقم کے متعلق جلد تفصیل بھجوا دیں۔ اگر بیرون ہند سے ۱۵ اگست ۱۹۳۷ء تک اور اندرون ہند سے ۱۵ جون ۱۹۳۷ء تک تفصیل نہ آئی۔ تو حسب فیصلہ مجلس مشاورت یہ رقوم چندہ عام میں داخل ہو جائیں گی۔ اور اس صورت میں غلط اندراج کی ذمہ داری ہم پر نہ ہوگی۔

ناظر بیت المال

فہرست احباب بیرون ہند

تاریخ	نام فرستندہ	رقم
۲۸ ۱/۳۶	یوسف حمید صاحب Philadelphia.	۷/۱۰/-
۲۳ ۳/۳۶	عبد الخالق صاحب نیروبی	۳۵/۱۲/-
۱۲ ۱۱/۳۶	عبد الحی صاحب افریقہ	۲۷۳/۸/-
۱۲ ۱/۳۷	ابوبکر صاحب Buudeye.	۱۰/-
۱۳ ۱/۳۷	Hasan A Joh Poso N. Dekkra Nak.	۲۵/۸/-
۱ ۲/۳۷	D. halowji. Rose Hill. Maritois.	۱۰/-
۴ ۲/۳۷	Soedita 91 Kadjahsan Cheuiban, Bataria C. Bandolug h-11	۷/-
۱۴ ۲/۳۷	مولوی نذیر احمد صاحب سالٹ پانڈ (افریقہ)	۵۲۰/۱۰/-
"	" " "	۲۶۰/۵/-
۲۸ ۲/۳۷	" " "	۵۲۰/۱۰/-
۵ ۴/۳۷	B.G. Maharadje Berdoeng.	۱۰/-

فہرست احباب اندرون ہند

تاریخ	نام فرستندہ	رقم
۲۵ ۳/۳۶	ظہور الدین صاحب ملکوال گجرات	۱۴/-
۱۰ ۶/۳۶	ایم۔ ایل۔ مارلیکا زگون	۴۰/-
۴ ۱۱/۳۶	نور محمد صاحب سنگاپور	۱۰/-
۷ ۱۲/۳۶	مستری رحیم بخش صاحب بھڈیار	۹/-
"	عبد الغفور صاحب نثار بہاول نگر	۵/-
۲۰ ۱۲/۳۶	حافظ محمد الدین صاحب چک ۱۱۷ چھور	۵/۲/-
۲۸ ۱۲/۳۶	ابراہیم صاحب بگول گورداسپور	۱۳/۱۲/-
"	ضیاء الحق صاحب سہارنپور	۹/-
۲۹ ۱۲/۳۶	ملک نادر خان صاحب گھوگھیاٹ	۴۳/۸/-
۳۰ ۱۲/۳۶	غلام علی صاحب کنجاہ گجرات	۲۰/-
"	سید محمد یوسف صاحب بھملہ	۱۴/۱۲/-
۲ ۱/۳۷	حسن پور میانی پاڑہ چنار	۱۰/۶/-
"	اللہ دتا صاحب گورہ اجیانوالہ شیخوپورہ	۵/-
۷ ۱/۳۷	خیر الدین صاحب بھٹنڈہ	۵/-
۱۲ ۱/۳۷	عبد الکریم صاحب جوانا گری	۷/۸/-
۱۶ ۱/۳۷	شیخ انعام اللہ صاحب Barkat	۹/۸/-
۱۳ ۲/۳۷	فیروز الدین صاحب کمند پور جالندھر	۱۷/۱۲/-
۱۳ ۲/۳۷	Ramzan Bakhta.	۱۰/-
۲۰ ۲/۳۷	عبد الرحیم صاحب سلیمانکی	۲۱/-
۲۴ ۲/۳۷	سید محمد یوسف صاحب مراول شیخوپورہ	۲/-
۱ ۳/۳۷	مصاحب خان صاحب ڈرائیور Post Ghatsila J.C.C. Singbhume.	۴/-
۹ ۳/۳۷	M. Hasan 87 Maligawala place Colombo. Cylone.	۷/-
۱۵ ۳/۳۷	عبد الغنی صاحب خانپور پٹیالہ	۲۸/۲/-
۱۷ ۳/۳۷	ابراہیم صاحب پریم کوٹ گوجرانوالہ	۲۰/-
۱۸ ۳/۳۷	شیخ محمد عبد اللہ صاحب مرید کے شیخوپورہ	۱۰۰/-
۲۴ ۳/۳۷	بشارت احمد صاحب باؤنگ۔ تبت	۱/-
۲۹ ۳/۳۷	محمد عارف صاحب ہدوساں۔ بڈھیری۔ ریاسی	۷/-
۶ ۴/۳۷	اختر احمد صاحب پٹنہ بانکی پور	۵/-
۲۰ ۴/۳۷	مستری محمد رمضان صاحب تیتو کے لاہور	۲۵/-
"	گل امیر صاحب پاڑہ چنار	۲۰/۸/-
۲۶ ۴/۳۷	A.A.M. Margook Negombo.	۴/۳/-
"	علی محمد صاحب سکندرآباد	۲۵/-
"	سید عباس حسین صاحب Tarikore.	۵/-

حصہ وصیت میں اضافہ کرنے والے مخلصین

نمبر	نام		
۴۳۷	بابو نصر اللہ خان صاحب قادیان	۱/۱۰	۱/۹
۴۳۸	شیخ اصغر علی صاحب "	۱/۱۰	۱/۹
۴۳۹	شیخ ایم مرغوب اللہ صاحب پشاور	۱/۱۰	۱/۹
۴۴۰	حافظ غلام محمد صاحب دھیر کے کلاں	۱/۱۰	۱/۹
۴۴۱	میاں مہر الدین صاحب چک ۲۷۰ الف	۱/۹	۱/۸
۴۴۲	مستری فضل الٰہی صاحب دھیر کے کلاں	۱/۱۰	۱/۹
۴۴۳	میاں گل محمد صاحب ہمیر و غربی	۱/۱۰	۱/۹
۴۴۴	چوہدری محمد شریف صاحب وکیل منٹگمری	۱/۱۰	۱/۹
۴۴۵	میاں غلام حسین صاحب چاہڑوی	۱/۱۰	۱/۹
۴۴۶	بابو محمد رشید خان صاحب اسٹیشن ماسٹر رشکئی	۱/۱۰	۱/۹

سکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان

پتہ مطلوب ہے

میاں عنایت اللہ صاحب پٹواری ولد چوہدری رحیم بخش صاحب مرحوم ساکن فتو کے ضلع سیالکوٹ جو کچھ عرصہ چک ۲۷۲ گوگیرہ برانچ ضلع لائل پور میں پٹواری نہر تھے۔ لیکن خبر نہیں۔ اب کہاں ہیں۔ لہذا اگر کسی دوست کو صاحب موصوف کا پتہ ہو۔ تو جلد دفتر میں اطلاع دے کر مشکور فرمائیں۔ اور اگر چوہدری صاحب خود یہ اعلان پڑھ لیں۔ تو جلد اپنے پتہ سے آگاہ فرما دیں۔

سکرٹری مقبرہ بہشتی۔ قادیان

267

سیاست لاہور کا مکرر اجرا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جب یہ اعلان ہوا کہ حکومت پنجاب نے پریس اور اخبار سے چھ ہزار روپے کی ضمانت طلب کی۔ اور اس کی وجہ سے اخبار بند ہوگیا۔ تو سمجھا گیا کہ سیاست کا دورِ حیات ختم ہوگیا ہے۔ اس لئے کہ موجودہ کساد بازاری کے زمانہ میں اس رقمِ خطیر کا انتظام محال نہیں۔ تو ازبس مشکل ضرور تھا۔ لیکن خداوند تعالیٰ کے فضل و کرم سے چھ ماہ کے نسبتاً قلیل عرصہ کے بعد آج ہم سیاست کے اجرائے مکرر کا مژدہ سن رہے ہیں۔ سیاست کے مصائب کی داستان ازبس طویل ہے۔ اور ان سب کی لم یہ ہے کہ سیاست رائے عامہ کا آئینہ ہے۔ وہ اظہار حق میں لگی لپٹی نہیں رکھتا۔ اور اس میں کسی امیر کے تمول کسی حاکم کی قوت اور کسی فرعون کی قومیت یا رنگ سے مرعوب نہیں ہوتا۔

سیاست اب نہایت آب و تاب کے ساتھ ۲۸ مئی ۱۹۳۷ء کو (بروز جمعۃ المبارک) شائع ہوگا۔ اور حسب دستور سابق بلا خوف تعزیر و بلا لحاظ تحریص حق و صداقت کی آواز کو بلند کرے گا۔ یہ اخبار مزدور اور غریب کا واحد حامی۔ آزادیٔ وطن کا علمبردار اور حقوق ملت کا سچا محافظ رہے گا۔ اس میں خبریں دوسرے صحائف کی نسبت زیادہ اور تازہ تر ہوں گی۔ اور اس میں عالم اسلام اور اقتصادیات کے متعلق تمام حالات خاص اہتمام سے جمع کئے جائیں گے۔ آپ آج ہی اس کے خریداروں کی فہرست میں شامل ہو جائیں۔ تاکہ آپ ابتدائی مضامین کے مطالعہ سے جو ازبس مفید و پر لطف ہوں گے۔ محروم نہ رہ جائیں۔

مشتہرین اور ایجنٹ حضرات اپنے آرڈر جلد رجسٹر کرا کر فائدہ اٹھائیں۔ چندہ سالانہ اٹھارہ روپے (عہ۱۸) ششماہی نو روپے (لعہ) سہ ماہی پانچ روپے (صہ) تین ماہ سے کم عرصہ کے لئے اخبار جاری نہیں کیا جائے گا۔

منیجر روزنامہ سیاست۔ لاہور

مستورات کے فائدے کے واسطے یہ تحریر کیا جاتا ہے کہ اگر وہ کئی ایک علاج معالجہ کرانے کے باوجود ابھی تک اولاد کی نعمت سے محروم ہیں۔ تو وہ شفاخانہ رفاہ نسواں کی طرف فوراً رجوع کریں۔ شفاخانہ رفاہ نسواں کی مالکہ والدہ صاحبہ سید خواجہ علی جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیہ ہیں بے اولاد عورتوں کے علاج میں بہت پرانا تجربہ رکھتی ہیں بے شمار بے اولاد عورتیں انکی ادویہ سے صاحب اولاد ہو چکی ہیں۔ اگر آپ اولاد چاہتی ہیں۔ تو فوراً مفصل حالات مرض تحریر کر کے دوا طلب کریں۔ انشاء اللہ ضرور آپکی گود ہری ہوگی۔ مکمل دوا کی قیمت ہر حال تین چار روپے سے زائد نہیں ہوگی محصولڈاک علاوہ سیلان الرحم یعنی سفید پانی کا خارج ہونا اس دوا کی قیمت ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک ہے۔ پتہ:۔ شفاخانہ رفاہ نسواں۔ قادیان پنجاب

ہزاروں روئے ایک بار ہنستا روئے بار بار

دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے جو ضعفِ دل ضعفِ دماغ ضعفِ اعصاب ضعفِ ہاضمہ ضعفِ بصر قبل از وقت بالوں کا سفید ہو جانا۔ دل کی دھڑکن۔ سر چکرانا۔ آنکھوں میں اندھیرا آنا۔ سستی اور اداسی۔ غرضیکہ جملہ کمزوریوں کے دور کرنے کیلئے تیر بہدف۔ فرحت اور تازگی بخشنے کیلئے لاثانی۔ دل میں امنگ اعضا میں نئی ترنگ دماغ میں نئی جولانی۔ کمزور زور آور۔ اور زور آور کو شاہ زور۔ نامرد کو مرد اور مرد کو جوان مرد بنانے کے لئے اپنی نظیر آپ ہی ہے یہ سونے کے کشتے۔ کستوری۔ عنبر۔ یاقوت وغیرہ بیش بہا قیمتی اجزاء کا بہترین مرکب۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت۔ بیس روپے (للعہ) جو اس کے بیش بہا اور قیمتی اجزاء اور فوائد کثیرہ کے سامنے کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتی۔

اکسیر اکبر

جناب ڈاکٹر شیر محمد صاحب عالی اسسٹنٹ سرجن فورٹ لاکھارٹ ضلع کوہاٹ سے لکھتے ہیں کہ:۔

"اکسیر اکبر ایک ماہ کی خوراک جو آپ سے منگوائی تھی۔ ایک مریض کو جس کی عمر ۵۴ سال سے بھی متجاوز ہو چکی تھی۔ اور جس کو کمزوری تقریباً عرصہ پچیس سال سے تھی استعمال کرائی گئی۔ استعمال کے بعد حیرت انگیز تبدیلی اس کے جسم میں رونما ہوئی۔ جو سینکڑوں مقوی ادویہ کے کھانے سے بھی آج تک نہ ہوئی تھی۔ یعنی اکسیر اکبر کے استعمال کے بعد اس کی صحت ایسی ہوگئی۔ جیسے اٹھارہ سالہ نوجوان کی چڑھتی جوانی کا عالم ہوتا ہے۔"

جناب خانصاحب محمد روشن خاں صاحب انسپکٹر پولیس دیناج پور سے تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"میرے پاس وہ الفاظ نہیں جن سے میں آپ کا شکریہ ادا کروں۔ آپ کی مرسلہ اکسیر اکبر کے ذریعہ سے خداوند کریم نے مجھے دوبارہ زندگی عطا فرمائی الحمد للہ اب کامل صحت ہے۔ اور اکسیر اکبر کے استعمال سے طاقت بدنی اپنی اصلی حالت پر آ گئی ہے۔ میں آپ کا بہت بہت شکرگزار ہوں۔"

اجزا کے زیادہ بیش بہا اور قیمتی ہونے کے مقابلہ میں سستی۔ مگر فوائد کے لحاظ سے سینکڑوں روپیہ کی قیمت ادویہ سے زیادہ مفید ملنے کا پتہ

منیجر نور اینڈ سنز۔ نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

اگر آپ کو اپنی رفیق بیوی سے محبت ہے

تو آپ کا فرض ہے کہ اس کے حسن اور صحت کی حفاظت کریں۔ ہم آپکو بتا دینا چاہتے ہیں کہ عورت کے حسن اور صحت کو برباد کر دینے والی وہ خوفناک بیماری ہے۔ جس کو سیلان الرحم کہا جاتا ہے۔ اس کی علامات یہ ہیں کہ ایک سفید زردی مائل یا کسی اور رنگ کی رطوبت بہتی رہتی ہے۔ جس سے عورت کی صحت اور حسن اور جوانی کا ستیاناس ہو جاتا ہے۔ سر میں چکر آنا۔ درد کمر۔ بدن کا ٹوٹنا۔ رنگ زرد اور چہرہ بے رونق ہو جاتا ہے۔ حیض بے قاعدہ کبھی کم اور کبھی زیادہ ہوتا ہے حمل قرار نہیں پاتا۔ اگر پایا تو قبل از وقت گر جاتا ہے۔ یا کمزور بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ موذی مرض اندر ہی اندر جسم کو اس طرح کھوکھلا کر دیتا ہے۔ جس طرح لکڑی کو گھن کھا جاتا ہے۔ اس خطرناک بیماری کے دفعیہ کے لئے دنیا بھر میں بہترین دوائی اکسیر سیلان الرحم ہے۔ اس کے استعمال سے پانی کا آنا بالکل بند ہو کر کامل صحت ہو جاتی ہے۔ اور چہرہ پر شباب کی رونق آ جاتی ہے۔ اپنی کیفیت مرض لکھیئے۔ قیمت (عہ۸)

نوٹ: کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے۔ فہرست دواخانہ مفت منگوائیے۔ ملنے کا پتہ:۔ **مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ**

قدرت کے دو عطیے

۱۔ پچاس اور ستر سال کی درمیانی عمر کے وہ بزرگ جو جوانی کی بہار کو دیکھنے کے آرزومند ہوں۔ صرف ایک ہفتہ دوا استعمال کر کے قدرت حق کا ملاحظہ کریں۔ قیمت صرف دو روپے (عہ)

۲۔ پچاس سال سے نیچے کی عمر والے مرد۔ جوانمردی کا لطف اٹھائیں پہلی ہی خوراک میں جوانی کی بہار دیکھیں۔ قیمت صرف عہ

فرمائش کے ہمراہ صحت اور عمر ضرور لکھیں

المشتہر:۔ مرزا مراد بیگ کھدر بالہ ڈاکخانہ کھرکا ضلع گجرات

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شملہ ۲۰ مئی۔ وزیرستان کے متعلق حکومت کی پالیسی میں کوئی تغیر عمل میں نہیں آیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ پالیسی کے متعلق حکومت ہند غور و خوض کر رہی ہے۔ مگر جب تک اس شورش کے محرکوں سے کوئی فیصلہ نہ ہو جائے حکومت کی پالیسی کے بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا۔

شملہ ۲۰ مئی۔ پیرس سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ مہاراجہ الور پیرس میں دفعتاً انتقال کر گئے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ سکوئش ریکٹ کھیل رہے تھے۔ کہ گرنے سے ان کے چوٹ لگ گئی۔ اور گھٹنے کی ایک ہڈی ٹوٹ گئی۔ اسی وقت ان کی حالت خطرناک ہو گئی۔ جس کے ایک گھنٹہ بعد وہ انتقال کر گئے وہ ۱۹۳۳ء سے جلاوطن تھے۔

ایبٹ آباد ۲۰ مئی۔ حکومت صوبہ سرحد کے ایک گزٹ میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ وزارت نے بیکاری کے انسداد کے لئے بعض سکیمیں مرتب کی ہیں۔ گزٹ میں بیان کیا گیا ہے کہ [illegible] اس بات کی کوشش کرے گی۔ کہ دیہاتی اور شہری دونوں آبادیاں خوشحال رہیں۔ وزارت نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے۔ کہ صوبہ میں زراعت [illegible] صنعت کو بھی ترقی [illegible]

[illegible] ۲۰ مئی۔ وزیرستان [illegible] اطلاعات سے پایا جاتا ہے۔ کہ [illegible] وزیریوں کی اقتصادی ناکہ بندی [illegible] کے قرائن پیدا ہو رہے ہیں۔

لنڈن ۲۰ مئی۔ کل ملک معظم اور ملکہ معظمہ سپٹ ہیڈ پر بحری جہازوں کے معائنہ کے لئے لنڈن سے روانہ ہوئے۔ پورٹس ماؤتھ پر گاڑی سے اتر کر پر اشتیاق مجمع میں سے ہوتے ہوئے گلڈ ہال پہنچے۔ وہاں سے بندرگاہ پر گئے۔ اور شاہی کشتی "وکٹوریا اینڈ البرٹ" میں بیٹھ کر بحری جہازوں کا معائنہ کیا۔

قاہرہ (بذریعہ ڈاک) اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ مصر کے شاہ فاروق کی تاج پوشی کی تقریب آئندہ جولائی میں منائی جائے گی۔ اس سلسلہ میں تیاریاں کی جا رہی ہیں۔

کانگڑہ ۲۰ مئی۔ کل کانگڑہ میں سخت تباہی خیز طوفان آیا۔ جس کے ساتھ شدید ژالہ باری بھی ہوئی۔ لوگوں کا بیان ہے۔ کہ ۱۵ اپریل ۱۹۰۵ء کے مشہور زلزلہ کے بعد کانگڑہ میں ایسا طوفان کبھی نہیں آیا۔ طوفان کے باعث بے شمار درخت جڑوں سے اکھڑ گئے اور مکانات منہدم ہو گئے۔ طوفان کے بعد ژالہ باری نے قیامت برپا کر دی۔ کھڑی فصلوں اور ثمردار درختوں کو سخت نقصان پہنچا ہے۔

بوگرا ۲۰ مئی۔ نواب صاحب ڈھاکہ وزیر زراعت و صنعت بنگال نے بعض سپاسناموں کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ میں صوبہ کی صنعتی حالت کو ترقی دینے کے لئے عنقریب ایک پانچ سالہ سکیم پیش کرنے والا ہوں۔ جس کے مطابق ہر ضلع ایک نمونہ کا گاؤں تیار کیا جائے گا۔ ہندو مسلم اتحاد کے موضوع پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا ہندوستان کی آزادی ہندو مسلم اتحاد کے بغیر ناممکن ہے۔

کلکتہ ۲۰ مئی۔ آج شام کو کلکتہ میں نہایت شدید طوفان باد و باراں آیا۔ جو نصف گھنٹہ تک جاری رہا۔ کئی آدمی زخمی ہوئے۔ بعض مکانوں کی چھتیں اڑ گئیں اور درخت اکھڑ گئے نصف گھنٹہ کے عرصہ میں نصف انچ بارش ہوئی۔ اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ آندھی کی رفتار ۷۰ میل فی گھنٹہ تھی۔

شملہ ۲۰ مئی۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت پنجاب صوبہ کی صنعتی حالت کو ترقی دینے کے لئے متعدد سکیموں پر غور کر رہی ہے۔ چودھری سر چھوٹو رام صنعت اقتصادیات۔ اور کیمیا کے متعدد ماہروں سے گفت و شنید کر رہے ہیں اندازہ کیا جاتا ہے کہ عنقریب صنعتی تحقیق کے لئے سرمایہ فراہم کیا جائیگا

پیرس ۲۰ مئی۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ فرانسیسی قانون کے تحت ڈیوک آف ونڈسر نے شادی کے معاہدہ پر دستخط کر دئے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ زوجین اپنی اپنی جائداد کے مالک ہیں۔ بیان کیا گیا ہے۔ کہ شادی کے بعد ڈیوک آف ونڈسر اور ان کی زوجہ فوراً کہیں چلے جائیں گے۔

شملہ ۲۰ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ پنجاب اسمبلی کا بجٹ سیشن ۱۷ جون کو مرکزی اسمبلی کے ہال میں منعقد ہوگا

شملہ ۲۰ مئی۔ ملاپ ۲۲ مئی لکھتا ہے۔ کہ مسٹر جناح مولوی شوکت علی اور بعض اور لیڈروں نے حکومت کو ایک مراسلہ ارسال کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ گورنر کانگرس کو اس کا مطلوبہ تیقن نہ دلائیں۔

شملہ ۲۰ مئی۔ ۸۰۵ بچوں کے لئے جن کے والدین زلزلہ کوئٹہ میں فوت ہو گئے تھے۔ وائسرائے کے ریلیف فنڈ سے چار لاکھ روپیہ منظور کیا گیا ہے۔

پٹنہ ۲۰ مئی۔ پولیس نے مٹن گھاٹ پر بم پھٹنے کے سلسلہ میں دو اور نوجوانوں کو گرفتار کیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ پولیس نے ان کے مکانات کی تلاشی لی۔ اور ایک کے گھر سے ایک سائیکل برآمد کیا۔ جس پر خون کے نشان ہیں۔ کل کے مجروحین ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

لاہور ۲۰ مئی۔ اطلاع مظہر ہے۔ کہ چہرہٹہ مل کے ہڑتالی مزدوروں کے ایک وفد نے آج اتحاد پارٹی کے سکرٹریوں سے ملاقات کی سکرٹریوں میں سے نواب زادہ خورشید علی خان بیگم شاہنواز نواب محمد دین اور مولوی غلام محی الدین موجود تھے۔ وفد نے اپنی تمام شکایات بوضاحت بیان کیں۔ اور سکرٹری نے ہمدردی سے ان کی باتوں کو سنا۔

امرتسر ۲۰ مئی۔ گیہوں حاضر ۲ روپے ۵ آنے گڑ حاضر ۲ روپے ۷ آنے۔ کھانڈ دیسی ۷ روپے ۱۴ آنے سے ۹ روپے تک سونا دیسی ۳۵ روپے ۷ آنے اور چاندی دیسی ۴۳ روپے ۱۴ آنے ہے۔

لنڈن ۲۰ مئی۔ عدم مداخلت کی سب کمیٹی نے ہسپانیہ کی خانہ جنگی کے سلسلہ میں فریقین سے اپیل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ کہ جنگ کی شدت کو کم کرنے کے لئے ہوائی جہازوں سے بمباری کا طریق ترک کر دیا جائے۔ اس سلسلہ میں جو مزید ہدایات کی گئی ہیں۔ ان کا مقصد ہسپانیہ میں غیر ہسپانوی لوگوں کی آمد کو روکنا ہے

الہ آباد ۲۰ مئی۔ کھتری کانفرنس کے وفد کے سپاسنامے کے جواب میں سر سکندر حیات خان نے جو تقریر کی تھی۔ اس کے جواب میں آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے جنرل سکرٹری مسٹر آچاریہ کرپلانی نے ایک بیان شائع کرایا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ سر سکندر حیات خان نے مسٹر جناح کے متعلق میرے بیان کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ اگر کانگرس ہندو مسلم اتحاد چاہتی ہے۔ تو اسے اپنے سیاسی پروگرام کے متعلق مسلم لیگ سے گفت و شنید کرنی چاہیئے۔ وزیر اعظم پنجاب نے میرے بیان کے کسی حصہ کا حوالہ نہیں دیا میں ان سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ میرے بیان کا کوئی حصہ بتائیں۔ جس میں اقلیتوں کے اصلی یا مفروضہ مفاد کی مخالفت کی گئی ہو۔ میں نے چیلنج کیا تھا۔ کہ کوئی یہ ثابت کر دے کہ مسلم اقلیت نئے آئین پر عمل کرنا چاہتی ہے۔

عدیس آبابا (بذریعہ ڈاک) عدیس آبابا کے

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی